© rasailojaraid.com

ماضی کے جھروکے سے

حضرت محمد حسن چغتائی مدظلہ العالی

ہندو کی چھوت چھات کا عبرت انگیز واقعہ

یہ واقعہ غالباً ہیرے خاں راجپوت ۔ احرار کارکن ماچھی واڑہ نے کسی ملاقات میں سنایا ۔ جسے میں نے اپنی اس وقت کی پاکٹ بک میں درج کیا ۔ اب اچانک نظر سے گذرنے پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہوں ۔

محمد حسن چغتائی

ماچھی واڑہ (لدھیانہ) میں ۲۶ - ۱۹۲۵ء میں ایک گوڑ برہمن پوسٹ ماسٹر ہوا کرتا تھا ۔ جو چھوت چھات کا بڑا پابند تھا ۔ مسلمانوں سے چٹھی کے ساتھ ہی پیسے لیتا دیتا ۔ اور چٹھی کے ساتھ ہی کارڈ لفافے ، ٹکٹ ، رسید وغیرہ کھڑکی میں رکھ دیتا ۔ باوجود احتجاج کے وہ اس غیر انسانی رویہ سے باز نہ آیا ۔ اس کے اس قابلِ اعتراض سلوک سے تنگ آ کر ایک دن چند مسلمان نوجوانوں نے یہ سکیم بنائی کہ یہ شخص صبح سویرے سردی کے موسم میں روزانہ بڈھا نالا پر رجو ہندوؤں کی پوّن تھی) نہانے جایا کرتا تھا ۔ ایک دن نوجوان اس کے راستہ میں منتظر رہے ۔ یہ نالا سے نہا کر واپس آ رہا تھا ۔ کہ ایک مسلمان نوجوان آگے بڑھا (اس کی نظر کمزور تھی پہچان نہ سکتا تھا) اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا "پنڈت جی ! جے رام جی کی" اس نے دونوں ہاتھوں سے کندھا پکڑ کر اور ہاتھ جوڑ کر جواباً جے رام جی کی ، کہی اور لڑکے کی طرف دیکھ کر بولا کہ کون ہے ؟ لڑکا بولا "رفیق" جس پر اس نے پھریری لی ۔ اور بولا ادھو ہو ! "الّو کے پٹھے تم نے مجھے بھٹا دیا" ۔ یہ کہہ کر پھر واپس چلا گیا ۔ اور جب دوسری بار نہا کر واپس آیا ۔ تو دوسرے مسلمان نوجوان نے پہلا عمل دُہرایا ۔ جس پر وہ اس کو بُرا بھلا کہہ کر "بھٹ اتارتے" چلا گیا ۔ تیسری بار جب نہایا تو اسے سردی برداشت نہ ہو سکی ، اور وہیں ٹھٹھر کر مر گیا ۔ فی النار والسقر مع الجد والبدر

ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

مَنْ سَبَّ الْاَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ جُلِدَ

جو شخص انبیاء علیہم السلام کو بُرا کہے اس کو قتل کر دیا جائے ، اور جو شخص میرے صحابہ کو گالی [illegible]

© rasailojaraid.com